87788 _ امریکہ میں قرآن مجید تقسیم کرنے کا حکم

سوال

میں عرب ملك سے تعلق ركھتا ہوں اور امریکہ میں زیر تعلیم ہوں، شادی شدہ ہوں اور عارضی طور پر ایك مقامی اخبار تقسیم کرنے کے آفس میں ملازم ہوں، حتی کہ تعلیم مکمل کر کے اپنے ملك واپس چلا جاؤں جہاں میرے خاندان والوں کو مال کی سخت ضرورت ہے، اس ملك میں حلال کام کی فرصت نہ ہونے کے پیش نظر کیا یہ اخبار تقسیم کرنے کی ملازمت جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل میں دلائل تو اس پر دلالت کرتے ہیں کہ حرام کام میں معاونت کرنی جائز نہیں، چاہے وہ خرید و فروخت کے ذریعہ ہو یا اسے اٹھا کر یا اس کی ترویج کر کے، یعنی کسی بھی صورت میں جائز نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور معصیت و ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے المآئدۃ (2).

اور اس لیے بھی کہ دلائل سے ثابت ہے کہ برائی کو روکنا واجب ہے، اور برائی کو دیکھ کر خاموش رہنے اور اس برائی کا اقرار کرنے والے شخص کی مذمت بھی کی گئی ہے، تو پھر برائی کے کام پر تعاون کرنے والے شخص کے متعلق کي سزا کیا ہے ؟!

اس لیے اہل علم کی ایك جماعت نے تو صراحت کی ہے کہ ہر وہ چیز جس سے معصیت و گناہ میں تعاون لیا جا سکے اسے فروخت کرنا حرام ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کا اجمال یہ ہے: جس شخص کے متعلق اعتقاد ہو کہ وہ اس جوس سے حرام کردہ شراب کشید کرے گا تو

اسے وہ جوس فروخت كرنا حرام ہے "

پھر ابن قدامہ كہتے ہيں:

" اور ہر وہ چيز جس سے حرام كا مقصد ہو اس كا حكم بھى يہى ہے مثلا اہل حرب كفار كے ليے اسلحہ فروخت كرنا، يا ڈاكوؤں كو اسلحہ بيچنا يا فتنہ و فساد كے وقت، اور گانے بجانے كے ليے لونڈى فروخت كرنا، يا اسى طرح اسے كرايہ پر دينا، يا شراب فروخت كرنے كے ليے مكان يا دوكان كرايہ پر دينا، يا كنيسہ اور چرچ بنانے كے ليے گھر فروخت كرنا يا كرايہ پر دينا، يا اسے آگ كا گھر بنانے كے ليے، اور اس طرح كے دوسرےحرام كاموں كے ليے، تو يہ حرام ہے، اور معاہدہ باطل ہوگا " انتہى.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (4 / 154).

الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" جمہور علماء كا مسلك ہے كہ ہر وہ چيز جس سے حرام كام كا ارادہ كيا جائے، اور ہر وہ تصرف جو معصيت و نافرمانى كى طرف لے جائے وہ حرام ہے، تو اس طرح ہر وہ چيز فروخت كرنى حرام ہو گى جس كے متعلق علم ہو جائے كہ خريدار كا مقصد اس كو ناجائز كام ميں استعمال كرنا ہے " انتہى.

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (9 / 213).

دوم:

يہ كوئى مخفى نہيں كہ ان ممالك ميں اخبارات اور جرائد مباح اشياء پر مشتمل ہوتے ہيں مثلا خبريں، يا مقالہ جات اور كالم، يا علمى موضوعات، ليكن اس كے ساتھ ساتھ بہت سارى حرام اشياء مثلا ننگى اور فحش تصاوير، اور فسق وفجور اور فحاشى كے اڈوں اور قمار بازى اور شراب نوشى كے اڈوں كى مشہورى اور اعلانات وغيرہ بھى پائى جاتى ہيں، اور يہ حرام اشياء بہت زيادہ ہيں، اور ان اخبارات كو خريدنے والے اكثر لوگوں كا مقصد بھى يہى حرام اشياء ہوتى ہيں، تو اس ليے جو ايسے ہو اسے نشر اور عام كرنے اور تقسيم كرنے ميں معاونت كرنا جائز نہيں.

ہمارے عزيز بھائى آپ كو يہ علم ہونا چاہيے كہ جو شخص بھى كوئى چيز اللہ تعالى كے ليے چھوڑتا ہے تو اللہ تعالى اسےاس كے بدلے ميں اس سے بھى بہتر اور اچھى چيز عطا فرماتا ہے، اس ليے آپ حلال روزى تلاش كريں ان شاء اللہ آپ كو مل جائيگى.

آپ سوال نمبر (89737) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو وہ کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جس سے اللہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں پسند کرتا ہے.

واللہ اعلم .